ایک بے اصل واقعہ

❁ **سوال:** ایک صحابی نماز پڑھ کر ذکر اذکار کئے بغیر فوراً اُٹھ کر گھر چلے جاتے تھے، دیگر صحابہ کے شکایت کرنے پر آنحضرت ﷺ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے اور میری بیوی کے پاس یہی ایک چادر ہے، میں اپنی بیوی کو یہ چادر دے دیتا ہوں تاکہ وہ نماز پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی نے جنتی جوڑا دیکھنا ہو تو اُنہیں دیکھ لے۔'' پھر کہیں سے مال کے لدے ہوئے صدقے کے اونٹ آئے تو وہ آپ ؐ نے اُس صحابی کو دے دیے، جب وہ اونٹ لے کر گھر پہنچے تو بیوی نے کہا کہ یا مجھے گھر رکھو یا ان اونٹوں کو رکھو۔ چنانچہ اُس صحابی ؓ نے وہ اونٹ واپس کر دیے۔

اکثر واعظین و خطباے کرام بغیر کسی حوالہ کے یہ قصہ بیان کرتے ہیں۔ اس قصے کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کس کتاب میں مذکور ہے؟ صحابی کا نام کیا ہے؟ (ابوسعید اعوان بابا)

جواب: یہ قصہ بے اصل اور قصہ گو لوگوں کی ایجاد معلوم ہوتا ہے۔ تلاشِ بسیار کے باوجود ہمیں اس کا کوئی حوالہ نہیں مل سکا۔

❁ **سوال:** مسجد کے نیچے تہہ خانہ بنا کر طلبا کو قرآن و حدیث کی تعلیم دی جائے اور وہ مسجد کا حصہ نہ ہو تو کیا اس کی تعمیر پر زکوٰۃ کی رقم لگائی جاسکتی ہے؟

جواب: اگر مسجد کے نچلے حصہ کو مکمل طور پر راستہ جدا کرکے مسجد کے حکم سے علیحدہ کر دیا جائے تو ایسی صورت میں اس پر مالِ زکوٰۃ صرف ہوسکتا ہے۔

❁ **سوال:** کیا گورنمنٹ کی ایسی جگہ پر مسجد تعمیر ہوسکتی ہے جس کا اکثر حصہ گورنمنٹ سے منظور شدہ ہے البتہ کچھ حصے کی منظوری نہیں ہے جبکہ یہ حصہ تقریباً ۳۵ سال سے عملاً مسجد میں شامل ہے۔ (عبدالقیوم، رئیس دارالعلوم محمدیہ)

جواب: حکومت کی جگہ ضرورت سے زائد ہو تو اس کو زیر استعمال لانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ شرعاً قومی مال میں اصل چیز تصرف کا جواز ہے بشرطیکہ گزرگاہ کے لئے تنگی کا باعث نہ بنے۔ اس پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے:

باب المسجد یکون فی الطریق من غیر ضرّر بالناس

www.KitaboSunnat.com